



ڈاکٹر شکر یہ قادر

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ پشتو، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان

پہ اسلام او پہ پبنتی تولنه کبني د بنحو مقام او کردار ته يو کتنه

Dr. Shukriya Qadir

Assistant Professor, Department of Pashto, Abdul Wali Khan University, Mardan.

*Corresponding Author:

An Overview of Position & Role of Women's In Islam and In Pashtun Society

Women are thought to be symbols of sacrifice and devotion Islam in Pashtun society, with the expectations of unquestioned obedience. The position of female was very low before Islam. Islam gives importance and ranked to women. In the Holy Quraan and many Hadiths Women and Men have equal status. Women are seen as the living essence of their family and are either protected or sacrificed for the honor of the family. They do not have the equal opportunity to live their own lives independently in Pashtun society.

Key Words: *Sacrifice, Devotion, Society, Independently.*

د بنحی مقام او کردار پہ اسلام کبني:-

د اسلام نه مخکبني د عربو پہ معاشره کبني د بنحی مقام ډېر ټپټ او کمتر و خو د اسلام راتگ نه پس بنحی ته چي کوم مقام ، اهميت او مرتبه ورکړه شوه . د دنيا په مذهبونو کبني د هغې مثال نه پيدا کيږي. قرآن کریم کبني ډېر آياتونو او حديثونو کبني بنحی او سړی لا برابر درجه ورکړه شوي ده. بناغلي سعيد احمد رفيق دي کبني د قرآن او حديث د تعليماتو په رڼا کبني ليکلي دي چي !

“قرآن کریم میں متعدد آیات اور متعدد احادیث نبوی میں مرد اور عورت کو برابر درجہ دیا گیا ہے اور ان میں بحیثیت انسان کی قسم کا فرق ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ ان میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ مرد اور عورت میں پیدائش کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں، کیونکہ دونوں ایک ہی ہستی کی

اولاد ہیں۔ “اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو ایک جاندار سے پیدا کیا اور اس جاندار سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں” (۴۰:۱۳) (ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی) “اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا کہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔” (۱۳:۴۹) “اس نے تم لوگوں کو تن واحد سے پیدا کیا اور پھر اسی نے اس کا جوڑا بنایا” (۶:۳۹) “مرد اور عورت کا طریق تخلیق بھی ایک ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں اور اللہ تعالیٰ نے تم کو (ضمناً) مٹی سے پیدا کیا اور پھر (استقلالاً) نطفہ سے پیدا کیا، پھر تم کو جوڑے جوڑے بنایا” (۱۱:۳۵) “اور وہی دونوں قسم یعنی نر اور مادہ کو نطفہ سے بناتا ہے، جب وہ رحم میں ڈالا جاتا ہے۔” (۴۶:۵۳) “اور یہ کہ وہی دوں قسم یعنی نر اور مادہ کو نطفہ سے بناتا ہے۔” (۴۵:۵۴) “کیا یہ شخص (ابتداء میں محض) ایک قطرہ مٹی نہ تھا، جو ٹپکایا گیا تھا، پھر وہ خون کا لو تھڑا ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے (اس کو انسان) بنایا۔ پھر اعضاء درست کیے، پھر اس کی دو قسمیں کر دیں، مرد اور عورت” (۳۹:۷۵) “اور پھر ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ (یعنی لُحْدَا) سے بنایا۔ پھر ہم نے اس کو نطفہ سے بنایا جو کہ (ایک مدت معینہ تک) ایک محفوظ مقام (رحم) میں رہا۔ پھر ہم نے اس نطفہ کو خون کا لو تھڑا بنا دیا۔ اور پھر ہم نے اس خون کے لو تھڑے کو (گوشت) بوٹی بنا دیا۔ پھر ہم نے اس بوٹی (کے بعض اجزاء) کو ہڈیاں بنا دیں اور پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا۔ پھر ہم نے (اس میں روح ڈال کر) اس کو ایک دوسری ہی (طرح کی) مخلوق بنا دیا۔ سو کیسی بڑی شان ہے اللہ کی، جو تمام صناعوں سے بڑھ کر ہے۔” (۱)

اسلام د انسان پہ حیث نر او بنحی دوارو ته برابر مقام ور کمرے دے او عموماً قرآن حکیم د بنحی او نر د برابر و حقونو او اہمیت تذکرہ کری دہ - سعید احمد رفیق پہ ہم دغہ لر کنبی ورنندی لیکھی!

“مرد اور عورت ایک دوسرے کے رفیق ہیں، ایک دوسرے کے اعضاء ہیں۔ ان کا رتبہ برابر اور یکساں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ “مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے (دینی) رفیق ہیں۔ نیک باتوں کی تعلیم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے

ہیں۔ ان لوگوں پر ضرور اللہ تعالیٰ رحمت کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ قادر (مطلق) ہے حکمت والا ہے۔ ”(۹:۷۱)“ سو منظور کیا ان کی درخواست کو ان کے رب نے، اس وجہ سے کہ میں کسی شخص کے کام کو، جو کہ تم میں سے کام کرنے والا ہو، اکارت نہیں کرتا، خواہ مرد ہو یا عورت۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے جزو ہو۔ سو جن لوگوں نے ترک وطن کیا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور تکلیفیں دئے گئے۔ میری راہ میں، اور جہاد کیا اور شہید ہو گئے، ضرور ان لوگوں کی تمام خطائیں معاف کر دوں گا اور ضرور ان کو ایسے بانگوں میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ عیوض ملے گا اللہ کے پاس اور اللہ ہی کے پاس اچھا عیوض ہے ”(۳:۱۹۵)“ (وہ تمہاری بیویاں) تمہارے واسطے لباس ہیں اور تم ان کے واسطے لباس ہو ”(۲:۱۸۷) بے شک اسلام کے کام کرنے والے مرد اور اسلام کے کام کرنے والی عورتیں، اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں، اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں، اور راستباز مرد اور راستباز عورتیں، اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور بکثرت خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں، ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔“ (۲)

ہم دغہ رائی ڈاکٹر نصیر احمد ناصر ہم لری۔ ہغہ دی لہر کنبی داسی

لیکی!

“ادیان عالم اور اقوام عالم کی عمرانیات کے تقابلی مطالعہ سے اہل عقل سلیم کا اس

نتیجے پر پہنچانا گزیر ہے کہ اسلام نے عورت کو اپنے معاشرے میں جو مقام دیا ہے

وہ فطری ہے، اور ان بناء پر احسن و اعلیٰ اور افضل و موزوں ترین ہے۔“ (۳)

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر چہی د قرآن او حدیث پہ رنا کنبی د بنحی د مقام

او کردار اہمیت بیانوی نو تر دہرہ حدہ د ہغہ تحقیق د بناغلی سعید احمد رفیق د

تحقیق سرہ سمون او نزدبکت لری۔ ہغہ لیکی چہی!

“اسلام عورت کو مرد کا لباس سمجھتا ہے۔ یہ از بس اہم ذومعنی قولِ قرآن ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ صنفِ جمیلہ مرد کی شخصیت کی زینت بھی ہے اور اس کے عیوب کا پردہ بھی۔ مرد مناکحت کے ذریعے شوہر بنتا ہے تو عورت اس کی ہم سفر و ہم نفس اور شریک حیات بن جاتی ہے۔ بیوی بن کر وہ اس کا گھر بساتی اور اپنے جمال اور محبت و رحمت، نیز پیارے بچوں سے اسے حسن و المآب بنا دیتی ہے۔ اس کے نتیجے میں مرد کی شخصیت وقار و اعتبار سے مزین ہو جاتی ہے اور معاشرتی زندگی میں وہ معتبر و موثر شخص کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ عورت اپنے شوہر کی محافظ بھی ہوتی ہے۔ جس طرح لباس بدن کو موسمی اثرات اور مضرت رساں اشیاء سے محفوظ رکھتا ہے، اسی طرح عورت بھی مرد کو فحاشی و منکرات سے محفوظ رکھنے یہاں موثر کردار ادا کرتی ہے، نیز اس کی شخصیت مرد کے عیوب کا پردہ بھی بن جاتی ہے اور اس کی کمزوریوں کی پردہ پوشی بھی کرتی ہے۔ اس طرح اس کا وقار و اعتبار اور جمال بن جاتی ہے۔ جسم و لباس کی طرح، مرد اور عورت کا بھی چولی دامن کا ساتھ ہے اور دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم ملزوم ہیں۔ مرد اور عورت ایک دوسرے کی زینت بھی ہیں۔” (۴)

اؤس پہ دغہ تناظر کنبی چہ پہ دین اسلام کنبی بنخی د مقام، مرتبی او
اہمیت وضاحت اؤشو نو پہ مجموعی توگہ ہم د بنخی د اہمیت، کردار او مقام
پہ حقلہ د خو دانشورو تاثرات ویراندی کوو چہ دا خبرہ پہ مجموعی توگہ ہم
خرگندہ شی۔

د خنو دانشورو تاثرات:-

د بنخی پہ مقام او مرتبہ د نری دپرو غنو او درنو دانشورو وخت پہ
وخت خبرہ کری دہ او پخیلہ د اسلام، قرآن او حدیث پہ حوالہ ہم خبرہ اؤشوہ
خو دلته د قرآن، حدیث او خنو درنو شخصیاتو شخصی او ذاتی رای ہم ویراندی
کولے شی چہ پہ نری کنبی پہ مجموعی توگہ د بنخی د کردار او پوزیشن
وضاحت وشی۔ دغہ منفرق تاثرات او رائی بناغلی انوار الحق پہ خیلہ یوہ مقالہ
کنبی رانقل کری دی چہ مونبر تری دلته استفادہ کوو!

“عورتیں مرد کا لباس اور مرد عورتوں کا۔ عورتیں مردوں کی کھیتیاں ہیں۔ (قرآن) دنیا
اور دنیا کی تمام نعمتیں اچھی اور خوبصورت ہیں لیکن ان سے بھی زیادہ خوبصورت اور
پرہیزگار عورت ہے۔

عورت گھر کا اجالا ہے۔ جس گھر میں عورت نہیں اس میں خوشی اور اجالا نہیں۔ (حدیث)

عورت کی حکمت گھر کو آباد رکھتی ہے۔ (حضرت سلیمان علیہ السلام)
جس گھر میں عورت نہیں ہوتی وہاں سعادت کے فرشتے قدم نہیں رکھتے۔ (سکندر اعظم)
عورت زندگی کی ساتھی اور دکھ درد میں مرد کی معاون ہے۔ (گوئے)
عورت کی گود انسان کا پہلا مکتب اور گہوارہ ہے۔ (والٹر)
عورت سب سے اچھا اور سب سے آخری آسمانی تحفہ ہے۔ (ملٹن)
عورت کو خدا نے صرف محبت کے لیے پیدا کیا۔ (رومیو)
عورت ہی وہ واحد ہستی ہے جو عشق و محبت کی حقیقت کو پہچانتی ہے۔ (شیلر)
اے عورت تو وہ ہے جن کے لیے میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ میرے پاس ہے وہ اور کچھ
میرے پاس نہیں ہے وہ بھی تیرے قدموں پر نچھاور کر دوں (ٹیکسٹیر)
قدیم زمانے سے لے کر اس وقت تک عورت قربانیوں کے پیش کرنے اور مذہبی قوانین کی
توسیع میں کامل توجیہ کے ساتھ پیش پیش ہے۔ اور عورت ہی مقدس قوانین کی پرورش
کرتی ہے (رگ وید)۔^(۵)

د بنخی د دغه مجموعی کردار او مقام خرگندولو نہ پس او س پۂ پښتنه
تولنه کښی د بنخی پۂ سماجی کردار او مقام لنډه تبصره کولے شي -
بنخه پۂ پښتون سماج کښی:-

کله چي پۂ پښتنه تولنه کښی د بنخی پۂ نفسیاتو غور کولے شي او پۂ
دغه معاشره کښی د بنخی د کردار او مقام جائزه اخستلے شي نو منفي او مثبت
دواړه قسمه روئیې مخي ته راځي - د پښتون سماج پۂ حقله دا تاثر عام دے چي
دلته سړي پۂ بنخو حاکمان دي او پۂ بنخو د سړو له خوا د جبر او شدت تاثر هم
مخي ته راځي - خو کۂ مشاهدہ وکړے شي نو دا تاثر یواځي پۂ پښتون سماج
کښی نه دے بلکي د تاریخ پۂ هر دور کښی پۂ هر تهذيب او هره تولنه کښی ددي
تاثر مشاهدہ کیدلے شي - ددي برعکس کۂ پۂ پښتون سماج کښی د بنخی مقام او
کردار ته غور وشي نو ډېر مثبت اړخونه هم پۂ نظر راتلے شي - پۂ پښتو ادب
کښی د بنخی د نفسیاتو او سماجی روئیو دغه دواړه اړخونه خرگند کړے شوي
دي خو د ادب نه علاؤه پۂ مجموعی توگه هم پۂ پښتون سماج کښی د بنخی د
کردار ، نفسیاتو او سماجی روئیو جائزه اخستلے کېدے شي - دې لړ کښی د سید
انوار الحق دا تجزیه د غور وړ ده - هغه لیکي!

“ایک طرف تو پشتون مرد کی اپنی اس شریک حیات عورت ذات کی طرف سے بے اعتنائی، چشم پوشی اور غصب حقوق دیکھنے اور دوسری طرف اس پیکر ایثار و وفا پشتون عورت کا صبر و استقامت اور قوت برداشت ملاحظہ کیجئے کہ مرد کے یہ ظلم و ستم اور جبر و تعدی سب کچھ کس خندہ پیشانی، حوصلہ اور ضبط و تحمل کے ساتھ قبول کئے ہوئے ہے اور آج تک خود مرد کے خلاف اُف تک زبان پر کبھی نہیں لائی۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو ازل سے اسی سلوک کی مستحق سمجھتی ہو، اس لیے مخالفت کا تصور تک اس کے ذہن میں نہیں آتا۔ صوبہ سرحد کی اکثریت یعنی تقریباً پچاس فی صدی آبادی دیہاتی ہے۔ اور گاؤں دیہات ویسے تو ہر جگہ اور ہر ملک کے مگر علی الخصوص سرحد میں تعلیمی تمدنی ترقیوں سے بہت حد تک نا آشنا بے بہرہ واقع ہوئے ہیں۔ اس لیے من حیث القوم پشتون عورت کی زندگی کا کہیں اگر بنظر غائر مطالعہ کیا جاسکتا ہے تو وہ یہی دیہات ہیں۔ پشتون عورت ایک بے مثال کردار کی مالک اور بے نظیر محاسن کی حامل ہے۔ گھر کے کام کاج میں لکڑیاں لانا، پانی بھرنا، کپڑے دھونا، سینا پرونا، کونٹا، جسمانی مشقتیں تو تمام مشرقی اقوام نے اپنی عورتوں کے سپرد کر رکھی ہیں۔ لیکن پشتون عورت ان تمام امور خانہ داری کو بہ تمام و کمال سنبال لینے کے علاوہ جو کمال رکھتی ہے اس کی مثال دوسری اقوام دخل میں پیش کرنا محال ہے۔“^(۱)

بنسخہ هر خو كه پۀ فطري توگه د نازكو جذباتو ترجمانه ده او د حسن و جمال خاصه لري خو پۀ پښتون سماج كښي د بنسخي د جمال سره سره د هغي د جلال اړخ هم جوت دے
خو ددغه شاعرانه تاثر نه علاوه هم د سيد انوار الحق پۀ خيال د پښتون سماج بنسخه هم دغه قسمه نفسيات لري - هغه پۀ دي حقله ليكي!
“پشتون عورت شروع سے نہایت نفس کش واقع ہوئی ہے۔ وہ ذاتی آرائش و نمائش حسن و جمال سے محترز چلی آرہی ہے۔ بہت کم زیور پہنتی ہے۔ اور لباس میں کوئی ایسے بھڑکیلے رنگ نہیں استعمال کری۔ جو دماغ میں کوئی خاص تحریک پیدا کریں۔ اس کا لباس عموماً سادہ دیکرنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اسے مرد سے حد درجہ الفت و موالست ہے بلکہ اس کے ناموس اور اس کی عزت پر ہر دم فدا ہے۔ عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک دو شیزہ جس کی ابھی

نامزدگی ہی ہوئی ہے مسنوب مرد کے اچانک مرجانے کے بعد اس نے دوسری جگہ شادی سے انکار کر دیا ہے۔ اور ساری عمر نہایت عزت و عفت اور صبر سکون سے اپنے ماں باپ کے ہاں گزار دی۔ یا ماں باپ کو خلاف مرضی شادی کرتے دیکھ کر شادی سے ہی انکار کر دیا۔ یا شادی ہوتے ہی بیوہ ہو گئی پھر بھی بقیہ زندگی خاموشی اور ہمت سے گزار دی اور عقد ثانی نہیں کیا۔ اور اگر کسی عورت نے ایسا کیا تو اسے معیوب و مغموم سمجھا۔ بلکہ خود عورت اپنے دوسرے نکاح کو اس اصطلاح میں ظاہر کرے گی۔ کہ سر پر خاک ڈلائی ہے یعنی دوسری شادی کی ہے۔ شوہر کے ساتھ انتہائی عُسرت و تہی دستی میں بھی بخوشی گزارا کرتی ہے اور حرف شکایت زبان پہ نہیں لاتی۔ اپنی عفت و عصمت کی کو محافظ و نگران رہتی ہے۔ اپنے خاندان کی عزت و وقار اور اپنے مرد کے ننگ و ناموس پر حد درجہ شیفہ اور آبائی وضعیتاری کا پاس رکھنے والی ہے۔ خاندانی یا قبائلی لڑائیوں میں اکثر مردوں کے دوش بدوش لڑتی ہے۔ اور اگر کبھی اسلحہ استعمال نہیں کر سکتی تو بے دریغ و بے دھڑک میدان جنگ و محاربہ میں پہنچ کر اپنے مردوں کی ہر ممکن مدد و معاونت کرتی ہے۔ مہمان نوازی اور حسن خلق میں مرد سے سبقت لے گئی ہے۔ لیجئے ہم آپ کو اس کی زندگی کا ایک اور روشن پہلو بتلاتے ہیں۔ جس سے آپ اس کے دماغ کے مدارج اعلیٰ اس کے ذہن اور فکر و خیال کی بلند پروازی کا اندازہ لگا سکیں گے اور آپ معلوم کر سکیں گے کہ اس بہ ظاہر پیمانہ و پس افتادہ قوم کی عورت علم و ادب کی شاہراہ پر کسی قدر جا چکی ہے یہاں ہم اس مسئلہ کی مابقی اور نفسیاتی جہت کو قصداً نظر انداز کرتے ہیں کہ عورت کا ادبیات سے براہ راست کیونکر اور کیا تعلق ہے مگر اتنا ضرور کہیں گے کہ چونکہ عورت ذات از روئے خلق و آفرینش نہایت حساس اور نازک طبع واقع ہوئی ہے وہ فطرتاً لطیف ترین جذبات اور نازک ترین احساسات لئے ہوتی ہے۔” (۷)

د پینتو نومیالی لیکوالہ زیتون بانو او سلمیٰ شاہین بی بی د تور سرے پیہ
نوم یو کتاب مرتب کرے دے چی پکینی ئی د پینتون سماج د بنخی نفسیات د
نورو تھذیبونو او تولنو د بنخو نہ خانگری او منفرد کٹلی دی ۔ او لیکلی ئی دی
چی

“ایسے ہی بے شمار تہذیبی پہلو ہیں جن کی سخت پابندی اور حد بندی نے یہاں کی عورت کو جینے کا شعور بھی بخشا ہے اور مرنے کا سلیقہ بھی، انہی حالات میں پشتون عورت نے زندگی کا جو طریقہ اختیار کیا ہے یا جو ایسے حالات میں زندہ رہنے کا حوصلہ رکھتی ہے۔ اس نے شاید دوسری اقوام کے مقابلے میں پشتون عورت کو ایک امتیازی حیثیت دی ہے۔ جبر اور پابندی کے سخت ماحول نے فطرتاً ہر پشتون عورت کو شاعرہ بنا دیا ہے۔ پشتون فوکلور کا ۸۵٪ عورتوں کا تخلیق کردہ ہے۔ خصوصاً پشتوپہ یہ ایک صنف پشتون عورت نے ایسی تخلیق کی ہے جس میں براہ راست بھی اور تمثیلی انداز میں بھی اپنے دل کی بات کہہ جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ جامعیت میں پشتوپہ کا مقابلہ دنی کی شاعری کی کوئی صنف بہ مشکل کر سکتی ہے۔ زندگی کی تصویر میں پشتوپہ پشتون عورت کی زندگی کی حقیقتوں، نفسیات اور معاشرتی رویوں اور ساتھ میں پشتون معاشرے کے معاشرتی Structure کی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔” (۸)

پہ ہم دغہ لیک کبندی ہغوی د پیننتی بنخی جلالی صفات داسی بیانوی -
“مردوں کی شانہ بشانہ زندگی کے ہر موڑ پر ساتھ دینے والی پشتون عورت صرف گھر داری تک محدود نہیں وہ خود پشتون معاشرے کو مٹھی میں دبائے ہوئے جرات مندی سے خود اس ظالم نظام اور ثقافت کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کر چکی ہے اور اس کو آئندہ نسلوں کی بڑے فخر سے منتقل کرتی چلی آرہی ہے۔ اور اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہے بلکہ حقیقت کو نظر انداز کرتی چلی آرہی ہے۔ کہ اس قانون اور اس نظام نے خود اس کو کیا دیا۔ اس میں شک نہیں کہ پشتونوں نے عورت کو غیرت اور تقدس کا انوکھا رنگ دیا ہے اور یہاں کی اکثر جنگوں کی بنیاد میں پشتون عورت کی عزت کا خیال کارفرما نظر آتا ہے۔ لیکن ساتھ میں جن مشکلات سے پشتون عورت کو گزرنا پڑتا ہے شاید اس کا حوصلہ کوئی دوسری عورت نہ رکھتی۔” (۹)

پینتنہ بنخہ پہ خپل سماج او کلتوری ماحول کبندی د سرو سرہ اوڑہ پہ
اوڑہ د ډپر سختیو مشقتونو مقابلہ کوی او پہ ہرہ موقعہ د قربانی او محنت
خرگندونہ کوی - د زیتون بانو او سلمیٰ شاہین پہ قول!

”پشتون معاشرے میں عورت کو ایثار اور قربانی کا سہیل سمجھا جاتا ہے اس سے پوری فرمانبرداری کی توقع کی جاتی ہے۔ وہ خاندان کے لیے زندہ ہے اور خاندان کی غیرت کی خاطر یا تو مرتی ہے یا اس کو مار دیا جاتا ہے۔ یہاں خود اپنی ذاتی زندگی بسر کرنے کا حق اس کو حاصل نہیں۔ وہ ہمیشہ اس قربانی اور اس امید پر پورتی اترتی ہے جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔ وہ ہر مصیبت صبر سے برداشت کرتی ہے اس لیے کہ اس کا مرد بندوق کی زبان سے بات کرتا ہے۔ احتجاج اور بغاوت کر کے وہ اس آگ کو لگانا نہیں چاہتی۔ جس کو ختم ہوتے ہوئے صدیاں لگ جاتی ہیں۔ وہ خونیں جنگوں میں اپنے غیروں اور پیاروں کو موت کے منہ میں دھکیلنا نہیں چاہتی۔ اپنے نازک بدن پر طوفان کا راستہ روکے ہوئے بیٹھے بیٹھے صاف شفاف پانی کے چشمے کی طرح امن کو مقصد بنائے ہوئے بہتی چلی جاتی ہے تاکہ اس معاشرے کا توازن بگڑنے نہ پائے۔“^(۱۰)

ڈاکٹر شاہ جہان صاحب ہم پینتہ پنخہ د نورو تھذیبونو د پنخہ نہ منفردہ گنی او د هغي د ایثار ، وفا ، قربانی او محنت مثال ورکوي ۔ هغه دي لږ کښي لیکي!

”ننگ ناموس پت پنتو او وفا د پینتہ معاشرې بنیادي اقدار دي ۔ پینتون که هر څه وي خو ننگ ناموس پت پنتو او وفا په هیڅ شان نه پریردي ۔ پینتون دا اقدار د خپل ژوند نه هم زیات قیمتي گني ۔ پینتو مېرمنو ته هم دا انداز بی شانہ گران دے ۔ په پینتو مېرمنو کښي چي د ننگ ناموس پت پنتو او وفا کوم او صاف موجود دي ۔ د زمکې په مخ د یو قوم په مېرمنو کښي به هم شاید چي نه وي ۔ د مغربي قومونو په کورني ژوند کښي د ناقلار تیا سبب هم دده او صافو نیشتوالے دے ۔ وئیلے شي چي پینتہ مېرمني د پلار د کوره په سره ډولۍ کښي اوځي او یا د خاوند د کوره په سپینه ډولۍ کښي۔“^(۱۱)

خو هر کله چي د پنخې دغه عزت ، ناموس او حیا د منفي او ناؤرو روئيو ښکار شي نو په پینتون سماج کښي د پنخې دغه مثبت روئیه هم د جبر ښکار شي۔ ڈاکٹر انیتا اعظم د پینتو په افسانوي ادب کښي د پنخې په اولسي مقام او کردار د پي اېچ دي تحقيقي مقاله لیکلي ده ۔ هغه په دغه مقاله کښي د پینتہ ټولني نمائنده پنخې دغه ننگ ناموس او وفا ته اشاره کوي او لیکي!

“د پښتون قام په فطرت کښې بدي او ښېگړه ، ښه والی او خراب والی ، نرمي او گرمي ، دوستي او دښمني ، مینه او نفرت له اوله راسې په انتهائي شکل کښې لیدلې او موندلې شي . د انتها پسندی دا خصلت د پښتون په خټه کښې اغېز لې شوی دے . په تېره تېره د خپلې لویې او انانیت جذبات د سرکشی تر حده هم په انفرادي ډول او هم په قبیلوي توگه د اولي ورځې نه پکښې موجود دي . د لري بري د احساس دغه لویه کشاله کښې د دوي د پرو جنبو یوه نه ختمیدونکې سلسله جوړه شي او د ننگ ، عزت او ناموس په نوم دوي په خپلو کښې د یوبل د وینو تېري شي . په دغه عمل کښې د دوي کورونه او خاندانونه تباہ شي خو د شکست او ماتې هر یو ټکي د دوي د عزت نفس په لغت کښې د سره هډو موندې نشي . په غلط او منفي انداز کښې د عزت او ناموس دغه تصور په هغه حائے کښې یو ډېر خطرناک شکل اختیار کړي کله چې دې سره د ”ښځي“ ذات وتړلې شي . پښتون که یو خوا ښځه یو ښکته او کمزورې مخلوق گڼي نو بل خوا هم دغه کمزورې ذات د هغه د پاره د ناموس یوه ډېره لویه مسئله هم ده او هغه د خپلې خور لور لپاره د بل له لوري د سپیڅلي مینې پاک نظر قبولولو ته هم نه جوړیږي.”^(۱۲)

دغه لیکواله ډاکټر انیتا اعظم د ښځو د حیا ، ننگ او ناموس سره د ښځو د تعلیم او ټولنیز قدغن خبره هم کوي او وړاندې لیکي!

“په پښتني معاشره کښې د ښځې حیا او پرده د عزت او ناموس د ټولو نه لویه نخبښه او علامت گڼلې شي او په دغه حساب د پېغلو او زلمو تر مینځه د بي لوثه او پاکي مینې څرگندېدل هم (د واده نه مخکښې) یو بي معافی جرم حسابیږي چې د هغې د بخښني هډو په دې سوسائتي کښې څه گنجائش نشته . له دغې کبله تر اوسه پوري په روایت پرستو کورنو کښې (د تعلیم په غرض هم) د جینکو د کور نه بهر وتلو ته په تردد او شک منو سترگو کتلې شي.”^(۱۳)

اؤ بیا دغه لیکواله چي پخپله هم د پښتون سماج یوه تعلیم یافته بښخه ده هغه پخپله فیصله کوي اؤ دي لږ کښي وړاندې لیکي چي!

“که د انصاف په سترگه ورته وکتی شي نو د سرو په شان تعلیم د بښخو یو بنیادي حق دے - خو د پاکستان د جوړېدو نه پس هم په دغه میدان کښي هم د بښخو اکثریت له ډېرو وجوهاتو له کبله وروستو پاتي دے - د سرو د برلاسی په دغه روایتی معاشره کښي بښخه د خپل ثانوي حیثیت له کبله د تعلیم له حقه هم محرومه ساتلي شوي ده - په ښارونو یا ښارونو ته ورجوختو سیمو کښي دا حالت قدری بهتر دے خو د کلیوالو اؤ غرنیزو علاقو جینکو کښي به ډېرې کمې داسې بختورې وي چي هغوی ته د غوره اؤ اعلي تعلیم موقعي په لاس ورشي - اؤ د تعلیم د نشتوالي له کبله زمونږ د نن دور نالوستي جینکی که یو خوا د کمتری د احساس له کبله د سرو په مخکښي سر پورته کولې نه شي نو بل خوا د نن اعلي تعلیم یافته بښخي هم ځان د هغوی سره په دغه جارحانه رویو کښي ځان په یو رنگ شریکي گڼي اؤ په هر ډگر کښي د عدم تحفظ نارې وهي.”^(۱۳)

ددغو پورته ورکړې شوو حوالو که جائزه واخستې شي اؤ په دي حقله غور وشي نو دي نتیجی ته رسېدل اسان دي چي په پښتنه ټولنه کښي بښخه هر څو که د ځنو قدغنونو اؤ پابندو ښکار ده خو دا هم څرگنده ده چي د پښتون سماج بښخه د نورو ټولنو د بښخو نه بیل، ځانگړې اؤ منفرد کردار لري - پښتنه بښخه زیاته د ننگ ناموس اؤ حیا پېکر هم ده خو ورسره زیاته د محنت مشقت، ایثار، قربانی اؤ وفا علامت هم گڼلې شي - پښتنه بښخه که د جمال هنداره ده نو ورسره د جلال نمائنده هم - پښتنه بښخه که نزاکت لري نو ورسره د جرات ترجمانه هم ده - پښتنه ټولنه کښي که په بښخو د سرو له خوا د جبر اؤ شدت تاثر لیدې شي نو ورسره د بښخو د وفا اؤ برداشت تصویر هم لیدې شي - غرض دا چي په پښتون سماج کښي د بښخي د نفسیاتو کردار، مقام اؤ حیثیت گڼ اړخونه اؤ رنگونه لیدې شي اؤ ددغو ټولو اړخونو اؤ رنگونو ترجماني په پښتو ادب کښي شوي ده چي په راروانو بابونو کښي به ئي جائزه اخستلې شي -

حوالی

- (۱) رفیق، سعید احمد، پروفیسر، بنت حوا، روٹی پبلشرز کوئٹہ، اکتوبر، ۲۰۰۱ء، ص ۴۵، ۴۶
- (۲) ایضاً، ص ۴۶، ۴۷
- (۳) ناصر، نصیر احمد، ڈاکٹر، سرگذشت فلسفہ، فیروز سنز کراچی، ۱۹۹۱ء، ص ۲۷۰
- (۴) ایضاً، ص ۳۷۵
- (۵) انوار الحق، سید، پشتون عورت، مشمولہ، انگ کے اس پار، (س ن)، ص ۳۹۵، ۳۹۶
- (۶) ایضاً، ص ۴۹۷، ۴۹۸
- (۷) ایضاً، ص ۴۹۸، ۴۹۹
- (۸) بانو، زیتون، پروفیسر ڈاکٹر سلمیٰ شاہین، توریسری، پینتو اکیڈمی پینبور
یونیورسٹی، ۲۰۰۵ء، ص ۲
- (۹) ایضاً، ص ۲، ۳
- (۱۰) ایضاً، ص ۵
- (۱۱) شاہ جہان، پینتو ادب کبھی د میرمنو برخہ، پینتو اکیڈمی پینبور یونیورسٹی، ۱۹۹۳ء، ص ۲۸، ۲۹
- (۱۲) انیتا اعظم، ڈاکٹر، د پینتو پئے افسانوی ادب کبھی د بنھی اولسی مقام او کردار، محکمہ ثقافت خیبر پختونخوا، ۲۰۱۰ء، ص ۲۱، ۲۲
- (۱۳) ایضاً، ص ۴۱
- (۱۴) ایضاً، ص ۴۹